کسی شیعہ کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو۔

(ب) تقسیم اوقاف یا مصارف وغیرہ کے بارے میں کوئی ایسی صورت نہ اختیار کی جائے جس سے اہلسنت کی حق تلفی ہو۔ ان کے حقوق و مفاد کا لحاظ لازماً رکھا جائے۔ اور شیعوں کو ان کے حق سے زائد فائدہ اٹھانے کا موقع نہ دیا جائے۔ نیز یہ کہ اس سلسلہ میں سنی علماء اور نمائندوں سے مشورہ کئے بغیر کوئی قدم نہ اٹھایا جائے۔

۳۔ شیعوں کا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ عام نصاب تعلیم سے ان مضامین کو خارج کر دیا جائے جو شیعی نقطۂ نظر سے قابل اعتراض ہیں۔ جناب والا۔ اس فرقہ کا یہ مطالبہ بالکل خلاف انصاف نہایت فتنہ انگیز اور اہلسنت والجماعت کے لئے سخت مضرت رساں ہے۔ ہم اہلسنت کسی طرح اس مطالبہ کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہو سکتے۔

محترما! شیعہ مذہب کی بنیاد ہی صحابۂ کرام کی عداوت اور دشمنی پر ہے۔ اس لئے ہر وہ کتاب یا مضمون ان کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔ جس میں حضرات خلفاء راشدین سادا تنا حضرت صدیق اکبر و حضرت فاروق اعظم و حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہم یا دیگر صحابہؓ مثلاً حضرت معاویہؓ و حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا تذکرہ مدح و ستائش کے ساتھ ہو۔ ایسے مضامین کو نصاب سے نکال دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہماری آئندہ نسل شیعہ ہو جائے۔ اور اس تبدیلی کے یہ معنی سمجھے جائیں گے کہ مملکت پاکستان نے شیعہ مذہب کو سرکاری مذہب بنا لیا ہے۔ جملہ صحابہ کرام کی محبت و عظمت مذہب اہلسنت کا ایک اہم ستون ہے۔ جس کے بغیر مذہب باقی نہیں رہ سکتا۔ شیعوں کے اس مطالبہ کو منظور کرنے کا نتیجہ پاکستان میں مذہب اہلسنت کے خاتمہ کی صورت میں نکلے گا۔ ظاہر ہے اس تبدیلی کو پاکستان کے اہلسنت کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اسکی وجہ سے ان میں ہیجان عظیم پیدا ہوگا۔ اور غم و غصہ کی ایسی آتشیں بڑھے گی جسکا بجھا دینا غیر ممکن ہوگا۔ اس لئے ہماری مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ شیعوں کے اس مطالبہ کو ہرگز نہ منظور فرمایا جائے اور اگر پچھلی حکومت نے اسے منظور کر لیا ہو تو اسے منسوخ فرمایا جاوے۔

۴۔ شیعوں کا چوتھا مطالبہ یہ ہے کہ ان کے مذہبی جلسوں اور جلوسوں پر سے ہر قسم کی پابندی اٹھا لی جائے۔ یہ مطالبہ بھی فتنہ انگیز اور خلاف انصاف ہے۔ صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرات خلفاء ثلاثہ و حضرت معاویہؓ پر سب و شتم کرنا شیعوں کا شیوہ ہے۔ لیکن اہلسنت کے خوف سے علی الاعلان ایسا کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن جہاں اہلسنت کو کمزور پاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا مقابلہ

نہ کرسکیں گے۔ وہاں برملا اصحاب رسول کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرتے ہیں، ان کے اس طرز عمل کی وجہ سے پاکستان میں بکثرت شیعہ سنّی فساد ہو چکے ہیں۔ اور برابر ہوتے رہتے ہیں۔ باوجودیکہ ان کے اس قسم کے جلوسوں پر کچھ پابندیاں بھی لگی ہوئی ہیں۔ اگر انہیں آزاد کردیا گیا تو پورے پاکستان میں شیعہ سنّی فسادات کی آگ لگ جائے گی۔ جو پاکستان کے لئے مضرت رساں، حکومت کے لئے دردسر اور ہر محب پاکستانی کیلئے باعث تشویش و افسوس ہوگی۔

نظر بریں ہماری مودبانہ گذارش ہے کہ ان کا یہ مطالبہ ہرگز منظور نہ فرمایا جائے۔ بلکہ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ان کے جلسہ اور جلوسوں پر مندرجہ ذیل پابندیاں عائد کی جائیں کیونکہ موجودہ پابندیاں ناکافی ہیں۔

(الف) ان کے مذہبی جلسوں، مجالس عزاء اور جلوسوں کی تعداد متعین ہو۔ جسے مقرر کرنے کے لئے اہلسنت والجماعت کے نمائندوں اور علماء سے بھی مشورہ کیا جائے۔ اور ان کے مشورہ کو مؤثر حیثیت دی جائے۔ تعدادِ معینہ سے زائد جلسوں، مجالس اور جلوسوں کی اجازت نہ دی جائے۔

(ب) جلوسوں کے اوقات اور راستے بھی متعین ہوں۔ کسی دوسرے راستے سے یا کسی دوسرے وقت جلوس نکالنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(ج) علی الاعلان کسی صحابی کی شان میں گستاخی کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔

(د) شیعہ از محرم تا ربیع الاوّل اپنے امام باڑوں اور گھروں میں ماتم اور مرثیہ خوانی کرتے ہیں۔ نیز مجالس عزا برپا کرتے ہیں۔ جن میں بعض اوقات ایسی باتیں بھی کہتے ہیں جو سنّیوں کے لئے سخت دلآزار اور اشتعال انگیز ہوتی ہیں۔ اس سے فتنہ وفساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لہذا ان پر یہ پابندی عائد کی جائے کہ مندرجہ بالا کام خاموشی کے ساتھ اس طرح انجام دیں کہ اہلسنت کو تکلیف نہ ہو۔ اس کیلئے لاؤڈ سپیکر کی آواز کا محدود کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور ان احکام کی خلاف ورزی کو قابل سزا جرم قرار دیا جائے۔

۵۔ اخبارات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اصلاح نصاب تعلیم کے لئے کوئی کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ:

(الف) اس کمیٹی میں اہلسنت والجماعت کے نمائندوں اور علماء کو ضرور شریک کیا جائے۔

(ب) تناسب آبادی کے اعتبار سے علماء و قائدین اہلسنت کی تعداد اس کمیٹی میں شیعی ارکان سے زائد ہونا چاہیئے۔

ہم ہیں آپ کے خیرخواہ
پاکستان کے اہلسنت والجماعۃ